النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY
IPC
لجنة التعريف بالإسلام
ISLAM PRESENTATION COMMITTEE
وزارة الشئون الإسلامية
Ministry of Islamic Affairs
State of Kuwait | دولة الكويت

خطبۂ جمعہ

بتاریخ 28 ربیع الأول 1448ھ بمطابق 11 ستمبر 2026ء

تَرْبِيَةُ الْأَوْلَادِ

تربیتِ اولاد

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَصَفِيُّهُ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلِيلُهُ، أَدَّى الأَمَانَةَ، وَبَلَّغَ الرِّسَالَةَ، وَجَاهَدَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ، حَتَّى أَتَاهُ اليَقِينُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيرًا؛ {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} [آل عمران: 102]

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

اے اللہ کے بندو! اولاد اللہ کی بہت بڑی نعمت اور ربانی عطیہ ہے، جسے وہ چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: {وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ} [النحل: 72] "اور اللہ نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے اور تمہارے لیے تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے بنائے اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا۔"

اولاد دنیاوی زندگی کی زینت اور اس کی رونق ہے، سب سے قیمتی اور بیش قیمت عطیات میں سے ہے۔ ان کی صالحیت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، دل کو سکون ملتا ہے، اور روح خوش ہوتی ہے۔ اسی لیے رحمان کے بندوں کی یہ دعا رہی ہے: {رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا} [الفرقان: 74] "اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔"

بندے کے لیے اللہ کی سب سے بڑی توفیق یہ ہے کہ اس کی نسل سے ایسا شخص پیدا ہو جو اکیلے اللہ کی عبادت کرے، جس کا کوئی شریک نہ ہو۔ وہ اپنے بیٹے کو اپنی آنکھوں کے سامنے نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے دیکھتا ہے، تو اس کا دل خوشی اور مسرت سے کھل اٹھتا ہے۔ غرض یہ کہ اولاد کی اچھی تربیت ایک بہت ہی قیمتی مقصد ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی توفیق ہے۔

اے ایمان والو! آج کے دور کے کٹھن چیلنجز کو دیکھتے ہوئے اولاد کی تربیت ایک بہت بڑی ذمے داری اور انتہائی اہم فریضہ ہے-صالح تربیت کے لیے صبر، حکمت، سنجیدگی اور گہری بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ آج کے دور میں بچوں کی پرورش ویسی نہیں رہی جیسی پہلے ہوا کرتی تھی؛ کیونکہ اب ذرائع بدل چکے ہیں، اثرانداز ہونے والے عوامل بہت زیادہ ہو چکے ہیں اور چیلنجز شدید تر ہو گئے ہیں۔ آج کا بچہ ایک ایسی کھلی دنیا میں جی رہا ہے جہاں وہ والدین یا مربی کی باتوں کے مقابلے میں ان جدید ذرائع سے کہیں زیادہ سنتا، دیکھتا اور متاثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بچوں کی تربیت ایک روزانہ کا جہاد اور مسلسل صبر کا تقاضا کرتی ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے : {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ} [التَّحْرِيم:6] "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یعنی انہیں نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو، اور انہیں آوارہ یا بے یار و مددگار نہ چھوڑو کہ قیامت کے دن انہیں آگ آ لے۔"

اے سعادتمند لوگو! چیلنجز کے اس دور میں اولاد کی تربیت میں سب سے زیادہ مددگار چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے دلوں میں بچپن ہی سے ایمان پیوست کر دیا جائے۔ کیونکہ جب دل ایمان سے بھر جاتا ہے تو اعضاء سیدھے ہو جاتے ہیں، اخلاق سنور جاتے ہیں، اور بچہ خود بخود اپنے اندر اللہ کی نگرانی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ پھر وہ سیدھے راستے پر قائم رہتا ہے خواہ مربی (والدین یا اساتذہ) موجود نہ ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، تو آپ نے فرمایا: يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا

سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ. [رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ] "اے لڑکے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تو مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔"

اے مومنو! بیٹوں اور بیٹیوں کی تربیت کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں چھوٹی عمر ہی سے احکامات کی تعمیل اور منہیات و ممنوعات سے دوری کی عادت ڈالی جائے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: {وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى} [طه:132] "اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس پر جمے رہیے، ہم آپ سے رزق نہیں مانگتے، ہم ہی آپ کو رزق دیتے ہیں اور انجام پرہیز گاری کا ہی ہے۔"

اور اللہ تعالی نے اپنے بندے لقمان کا یہ قول نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جب وہ اپنے بیٹے اور جگر کے ٹکڑے کو وصیت کر رہے تھے: {يَابُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ} [لقمان:17] "اے میرے پیارے بیٹے! نماز قائم کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو، اور جو مصیبت تم پر آئے اس پر صبر کرو، یقیناً یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔"

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي

الْمَضَاجِعِ [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ] "اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو، اور دس سال کی عمر میں اس کی پابندی نہ کرنے پر انہیں مارو، اور ان کے بستر الگ کر دو۔"

بلکہ نبی کریم ﷺ چھوٹے بچوں کا خاص خیال رکھتے اور ان کے بارے میں دریافت فرماتے تھے۔ بچوں کے ساتھ آپ کا انداز دیکھ بھال، نرمی اور محبت پر مبنی تھا۔ آپ بچوں سے ان کی نماز کے بارے میں پوچھتے تاکہ انہیں اس کی اہمیت کا احساس ہو، وہ اس کے عادی بن جائیں اور اللہ کے ساتھ ان کا تعلق مضبوط ہو سکے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ کے گھر رات گزاری، تو نبی کریم ﷺ عشاء کے بعد تشریف لائے اور دریافت فرمایا: أَصَلَّى الْغُلَامُ؟ قَالُوا: نَعَمْ.[رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ] "کیا لڑکے نے نماز پڑھ لی ہے؟" کہا گیا: جی ہاں۔ (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

نبی کریم ﷺ کی تربیت صرف ظاہری عبادات تک محدود نہیں تھی بلکہ کھانے پینے اور اس طرح کے روزمرہ کے آداب واخلاق کی باریکیوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں ایک لڑکا تھا، اور میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں ادھر ادھر گھومتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: «يَا غُلَامُ، سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ» فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ]. "اے لڑکے! اللہ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور جو تمہارے سامنے ہے اس میں سے کھاؤ۔" "اس کے بعد ہمیشہ میرا کھانے کا یہی طریقہ رہا۔"

اے مسلمانو! آج کے دور میں تربیت کو بگاڑنے والا سب سے خطرناک جملہ یہ کہنا ہے کہ: 'اسے چھوڑ دو، وہ ابھی چھوٹا ہے۔' یہ ایسا جملہ ہے جو غلطیوں پر پردہ ڈالتا ہے، اچھے مشوروں کے چراغ کو بجھا دیتا ہے اور لاپرواہی کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بیٹا جو چاہے کرے اسے روکا نہیں جاتا، اور بیٹی جو چاہے

پہنے اس پر ٹوکا نہیں جاتا۔ یہاں تک کہ یہ نسل غلطیوں کے ماحول میں پلتی ہے، لاپرواہی کی عادی ہو جاتی ہے اور کسی کی بات کی پروا نہیں کرتی۔ یاد رکھیے! بچپن میں جس پودے کی اچھی دیکھ بھال کی جائے، جوانی میں وہی سرسبز و شاداب بنتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھائی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «كِخْ كِخْ» یہ گندی ہے، اسے منہ سے باہر نکال دو، تاکہ وہ اسے پھینک دے، پھر آپ نے فرمایا: «أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ» [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ]. "کیا تم نے محسوس نہیں کیا کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟"

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جو شخص اپنے بچے کو نفع بخش باتیں سکھانے میں غفلت برتتا ہے اور اسے آوارہ چھوڑ دیتا ہے، اس نے اس کے ساتھ انتہائی درجے کی زیادتی کی ہے۔ اور اکثر بچوں کا بگاڑ والدین کی طرف سے، ان کی غفلت کی وجہ سے، اور انہیں دین کے فرائض اور سنتیں نہ سکھانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے؛ چنانچہ والدین نے بچپن ہی میں انہیں ضائع کر دیا، تو نہ وہ خود اپنے لیے نفع بخش بنے اور نہ بڑے ہو کر اپنے والدین کے لیے نفع مند ثابت ہوئے۔"

هِيَ الْأَخْلَاقُ تَنْبُتُ كَالنَّبَاتِ... إِذَا سُقِيَتْ بِمَاءِ الْمَكْرُمَاتِ
تَقُومُ إِذَا تَعَهَّدَهَا الْمُرَبِّي ... عَلَى سَاقِ الْفَضِيلَةِ مُثْمِرَاتِ

"اخلاق اس طرح پروان چڑھتے ہیں جیسے کوئی پودا... اگر ان کی آبیاری عزت اور بزرگی کے پانی سے کی جائے اور کوئی مربی ان کی دیکھ بھال کرے، تو وہ فضیلت اور اچھائی کے تناور درخت پر پھل دار ہو کر شاندار طریقے سے کھڑے ہوتے ہیں (یعنی بااخلاق انسان معاشرے میں باوقار اور باثمر بن جاتا ہے)۔"

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيهِ مِنَ الآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فَاسْتَغْفِرُوهُ وَتُوبُوا إِلَيْهِ؛ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

دوسرا خطبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ، وَالشُّكْرُ لَهُ عَلَى تَوْفِيقِهِ وَامْتِنَانِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الدَّاعِي إِلَى رِضْوَانِهِ، مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ سَارَ عَلَى مِنْوَالِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أمّا بعد: اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور خلوت اور جلوت میں اس کی نگرانی کا احساس رکھو، اور جان لو کہ تم اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔

اے مسلمانو! اولاد کی تربیت کا سب سے بہترین ذریعہ 'عملی نمونہ' پیش کرنا ہے۔ یہ ایسی خاموش تربیت ہے جو بغیر کچھ کہے بچوں کے دلوں پر اثر کرتی ہے؛ کیونکہ بچہ اپنے سامنے اچھے اخلاق اور بہترین نمونہ دیکھ کر خود بخود متاثر ہوتا ہے۔ بچوں کے بگاڑ کی سب سے خطرناک وجہ یہ ہے کہ وہ والدین یا بڑوں کے گفتار اور کردار میں فرق دیکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو بھی حکم دیا کہ وہ اپنے سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کرام کی پیروی اور اقتداء کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} [الأنعام:90]
"یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے، سو تم بھی انہی کی ہدایت کی پیروی کرو۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اپنے نبی کی تمام باتوں، کاموں اور حالتوں میں ان کی پیروی کرنے کی تاکید کی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا} [الأحزاب: 21] "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔"

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بہترین عملی نمونہ پیش کرنا ایک صحت مند معاشرہ کی تشکیل کا بنیادی ستون ہے، اور ایسے نیک لوگوں کی تیاری کا اہم ذریعہ ہے جن سے پورا معاشرہ فیض یاب ہوتا ہے۔

اے سعادت مند لوگو! جان لو کہ تربیت کے انتہائی مؤثر طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہم بچوں کی دلچسپیوں پر گہری نظر رکھیں، ان کے ذہنوں میں چلنے والی باتوں کو سمجھیں اور ان کے ساتھ کھلے دل سے بات چیت کریں؛ یہاں

تک کہ ان کے اور ہمارے درمیان کی ساری دیواریں گر جائیں اور وہ بات کرتے وقت مکمل تحفظ محسوس کریں۔ اس طرح والد یا والدہ ایک دوست اور ساتھی کی شکل میں ان کے نگران بن جاتے ہیں، جو رعب اور محبت کے ساتھ ساتھ رہنمائی اور شفقت کو ایک ساتھ لے کر چلتے ہیں۔

ذرا اس خوبصورت مکالمے پر غور کریں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے درمیان ہوا تھا: ﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَابُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَاأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾ [الصافات:102] "پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچ گیا تو (ابراہیم نے) کہا: اے میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اے میرے ابا جان! وہی کیجیے جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔"

اور جب حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تو انہوں نے اپنا راز اپنے والد کے سوا کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ کیونکہ راز تو اسی کے سامنے امانت رکھے جاتے ہیں جس کے پاس دل کو اطمینان نصیب ہو: ﴿إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَاأَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ﴾ [یوسف:4] "جب یوسف نے اپنے والد سے کہا: اے میرے ابا جان! میں نے (خواب میں) گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں، میں نے دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔"

لَيْسَ الْيَتِيمُ مَنْ انْتَهَى أَبَوَاهُ مِنْ هَمِّ الْحَيَاةِ وَخَلَّفَاهُ ذَلِيلَا
إِنَّ الْيَتِيمَ هُوَ الَّذِي تَلْقَى لَهُ أُمًّا تَخَلَّتْ أَوْ أَبًا مَشْغُولَا

"اصل یتیم وہ نہیں جس کے ماں باپ دنیا سے چلے جائیں اور اسے اکیلا چھوڑ جائیں، بلکہ حقیقی یتیم وہ ہے جس کی ماں اس سے لاپرواہ ہو جائے یا جسے ایسا مصروف باپ مل جائے (جو اسے وقت نہ دے)"!

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ؛ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، رَبَّنَا ارْفَعْ عَنَّا الْبَلَاءَ وَالْوَبَاءَ، وَالضَّرَّاءَ وَالْبَأْسَاءَ، وَأَدِمْ عَلَيْنَا النِّعَمَ، وَادْفَعْ عَنَّا النِّقَمَ، وَزَكِّ نُفُوسَنَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ

أَمِيرَنَا وَوَلِيَّ عَهْدِهِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، وَخُذْ بِنَوَاصِيهِمَا لِلْبِرِّ وَالتَّقْوَى، وَاجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا مُطْمَئِنًّا، سَخَاءً رَخَاءً وَسَائِرَ بِلَادِ المُسْلِمِينَ.

"اے اللہ! تمام زندہ اور فوت شدہ مسلمان مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما۔ اے ہمارے رب! ہم سے ہر قسم کی آفت، وباء، تکلیف اور سختی کو دور فرما، ہم پر اپنی نعمتیں ہمیشہ قائم رکھ، ہم سے عذاب اور آزمائشیں ہٹا دے، اور ہمارے دلوں اور نفسوں کو پاک کر دے کیونکہ تو ہی سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ! ہمارے امیر اور ولی عہد کو اس کام کی توفیق دے جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے، اور نیکی اور تقویٰ کے راستے پر ان کی رہنمائی فرما۔ اور ہمارے اس ملک کو اور تمام مسلم ممالک کو امن و سکون، فراوانی اور خوشحالی کا گہوارہ بنا دے۔"

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی